دکان وغیرہ کی حدود سے آگے پتھارے لگانا!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ا:- دکانوں کے باہر جو لوگ اپنا سامان جس میں دکان کا فرنیچر اور دیگر اشیاء شامل ہوتی ہیں، روزانہ معمول کے مطابق رکھتے ہیں، اس کے باعث وہاں سے لوگوں کو گزرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ان دکانداروں کا باہر پتھارے لگانا جائز ہے؟

۲:- جس پتھارے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیا اس پتھارے سے حاصل ہونے والی آمدنی جائز ہوگی؟

۳:- حکومتی/ ریاستی قوانین کی خلاف ورزی کے بارے میں شرعی تقاضا کیا ہے؟

مستفتی: احمد فراز

الجواب حامداً ومصلیاً

ا:- واضح رہے کہ شریعتِ مطہرہ نے انسان کو اپنی جائیداد اور ملکیت میں ہر قسم کے جائز تصرفات کا پورا پورا اختیار دیا ہے، اور غیر کی ملکیت میں کسی قسم کے تصرفات سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گزرگاہوں اور راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا کہ اس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، لہٰذا دکانوں کے آگے فٹ پاتھ جو دکانداروں کی ملکیت نہیں، بلکہ عام گزرگاہ ہے اور وہاں پتھارے لگانے سے لوگوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کی آمد و رفت میں خلل واقع ہوتا ہے تو وہاں پتھارے لگانا جائز نہیں۔

۲:- ان پتھاروں سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام نہیں، تاہم کراہت سے خالی نہیں۔

۳:- واضح رہے کہ کوئی بھی ریاست یا حکومت بغیر قوانین کے قائم نہیں رہ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر حکومت اپنی ریاست کا نظم ونسق برقرار رکھنے کے لیے قوانین وضع کرتی ہے، جس کی پاسداری ہر شہری پر

لازم قرار دی جاتی ہے اور خلاف ورزی کرنے والا سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ چونکہ حکومت کی اطاعت ان اُمور میں لازم ہے جن میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ ہوتی ہو، لہٰذا ریاست وحکومت کے وہ قوانین جو اسلامی اصول وقواعد سے متصادم نہیں، ان کی پاسداری کرنا ہر ایک کا شرعی واخلاقی فرض ہے اور جو قوانین شریعت کے موافق نہ ہوں، ان کی پابندی شرعاً لازم نہیں۔ ''مشکوٰۃ شریف'' میں ہے:

''عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: إياكم والجلوس بالطرقات......الخ.'' (مشکوٰۃ شریف، کتاب الادب، ص:۳۹۸، قدیمی)

''شرح المجلة'' میں ہے:

''لايجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه أو وكالة منه أو ولاية عليه، وإن فعل كان ضامنا.'' (شرح المجلۃ، ج:۱، ص:۶۱، مادۃ:۹۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''وفي شرح الجواهر: تجب إطاعته فيما أباحه الشرع، وهو ما يعود نفعه على العامة.'' (فتاویٰ شامی، ج:۶، ص:۴۶۰، سعید)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد عبدالقادر	اسامہ احمد
		متخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی